Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✦ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

خطبہ نمبر ۱

جلد ۷۳/۳۸ | اتوار ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ ✦ ۱۵ صلح ۱۳۶۳ہش ✦ ۱۵ جنوری ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۲

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

۱۴ جنوری ۱۹۸۴ء

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طبیعت پہلے سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

جماعت احمدیہ کے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ پر حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

دین کے معاملے میں خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے جبر و اکراہ ختم کر دیا ہے:

اے احمدیو! پورے جذبہ سے کھڑے ہو جاؤ اور ساری دنیا میں اسلامی عدل قائم کرنے کی کوشش کرو

اے احمدی! محمد مصطفیٰ کی عزت کی خاطر جو تیر بھی تجھ پر چلایا جائے اسے خوشی سے قبول کر

عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے اسلامی فلسفے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا بصیرت افروز معرکہ آراء خطاب

ربوہ ۲۸ فتح / دسمبر۔ جماعت احمدیہ کے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی کا باضابطہ آغاز نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم غلام سرور صاحب شیخوپورہ نے حضرت مصلح موعود کا شیریں منظوم کلام ؎

"بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے"

ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے ہفت روزہ "لاہور" لاہور کے ایڈیٹر مکرم ثاقب زیروی صاحب کو دعوت دی۔ محترم ثاقب صاحب موصوف نے اپنی تازہ نعت اپنی مخصوص خوش الحانی سے سنائی۔ اس نعت کا مطلع تھا۔ ؎

"جمال صبر و وفا کے قصے کمال صدق و صفا کی باتیں
جو ہو سکے تو سنائے جاؤں تمہیں حبیب خدا کی باتیں"

اس کے اس شعر پر بہت ہی زوردار نعرہ ہائے تحسین و تکبیر بلند ہوئے ؎

"میں داعیٔ دین مصطفیٰ ہوں فدائی دین محمدی ہوں
ڈرا سکیں گی نہ میرے دل کو کبھی سزا و جزا کی باتیں"

حضور ایدہ اللہ کا خطاب:

خطیب صاحب کی نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ منبر پر تشریف لائے۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے آیت قرآنی

"اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○"

حضور نے فرمایا۔ گزشتہ سال میں نے عدل احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے مضمون کا آغاز کیا تھا اور گزشتہ سال صرف عدل کے بارے میں بیان کیا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے دین کے معاملے میں عدل کا مضمون واضح فرمایا۔

حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم نے ہر قسم کے اکراہ کو مذہب سے بالکل ختم کر دیا ہے اور انسان کو کامل آزادی عطا کی ہے کہ کسی مذہب میں داخل ہونے میں یا اس سے نکلنے میں کوئی جبر نہیں۔ اسلام نے یہ بتا دیا ہے کہ تلوار سے زور سے کبھی دلوں کو جیتا نہیں جا سکتا۔ حضور نے فرمایا اگر جبر کا حق کسی کو دنیا میں دیا جا سکتا تو اس کے حقدار صرف اور صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ کیونکہ آپ سب سے بڑے عادل تھے اور آپ ہی تھے جن کی خاطر یہ کائنات پیدا کی گئی۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ حق نہیں دیا گیا اور اللہ نے کہا کہ تیرا کام صرف نصیحت کرنا ہے کوئی مانے یا نہ مانے۔

حضور نے تاریخ اسلام کا ایک اہم واقعہ بیان کیا کہ ایک کافر کو ایک صحابیؓ نے جنگ میں جب قتل کرنا چاہا تو عین اس وقت اس کافر نے کلمہ پڑھ لیا مگر صحابیؓ نے یہ جان کر کہ یہ اپنی جان کے خوف سے کلمہ پڑھ رہا ہے اس کو قتل کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساری بات جاننے کے بعد سخت ناراض ہوئے اور فرمایا۔

"کیا تم نے اس کا سینہ چیر کر دیکھا تھا کہ وہ دل سے مسلمان ہوا ہے یا نہیں۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس شخص کا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا تمہارے خلاف گواہی دے گا۔ آنحضرتؐ کی اس بات کو سن کر وہ صحابیؓ کانپ اٹھے۔

حضور ایدہ اللہ نے بعض لوگوں کے طرز عمل کے ضمن میں اپنی پر جلال آواز میں فرمایا۔ وہ ایک شخص تو یہ سن کر کانپ گیا تھا کہ اس کے خلاف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ گواہی دے گا۔ تم کیوں خوف نہیں کرتے کہ تمہارے خلاف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھی گواہی دے گا اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی گواہی دے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کی مختلف ارتقائی منازل میں بیان فرمایا اور فرمایا کہ عدل تو ایک ابتدائی مرحلہ ہے اس کے بعد احسان کا مرحلہ آتا ہے اور پھر اس سے بھی بلند روحانی مرتبہ ایتاء ذی القربیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو صرف ایک مقام تک دیکھنا پسند نہیں کرتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ ان کے روحانی درجات مسلسل ترقی پذیر ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے عبادت میں عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے پہلو کو بیان فرمایا۔ اس کے بعد حج، رہبانیت اور حقوق العباد میں قضاء کے فیصلوں اور شہادات میں اس مضمون کو نہایت احسن رنگ میں واضح فرمایا۔

حضور نے فرمایا آج کی دنیا عدل کے خلاف کام کرنے والی دنیا ہے۔ آج عدل یا احسان یا ایتاء ذی القربیٰ کا مقام تو درکنار دنیا واضح ظلم کے ساتھ کام لے رہی ہے۔ حضور نے اہل دنیا کو اس ظلم سے باز آجانے کی تلقین فرمائی اور احباب جماعت کو فرمایا کہ اے احمدیو! تم ایک پورے جذبہ سے عدل کے خلاف کھڑے ہو جاؤ اور اپنی جان و مال اور اپنی ہر کوشش دنیا میں عدل کے قیام کے لئے صرف کر دو۔ حضور نے بڑے درد سے فرمایا ظلم کی انتہا تو یہ ہے کہ ہمارے اپنے بھی ہم پر حملہ کر رہے ہیں۔ ابھی تو ہم نے اسلام سے باہر لوگوں کو اسلامی عدل کے اصول منوانے ہیں مگر بجائے اسکے کہ اس میں ہماری کوئی مدد کریں، الٹا ہمیں اس کام سے روکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اے احمدی! اٹھ اپنوں سے بھی اسلام کی خاطر دکھ اٹھا، غیروں سے بھی لڑ اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی خاطر جو تیر بھی تجھ پر چلایا جائے اسے خوشی سے قبول کر۔

آخر میں حضور نے دعا کرنے سے قبل اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی دعا کی تحریک کی۔ ان کے لئے بھی دعا کی تحریک کی جو جلسہ پر تشریف لائے اور ان کے لئے بھی دعا کی تحریک کی جو جلسہ پر تشریف نہیں لا سکے۔ اللہ تعالیٰ سب کے جذبات صدق کو قبول فرمائے اور سب کو جزائے خیر دے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں خیر و عافیت سے جدا کرے۔ پھر ملائے اور پھر جدا کرے اور پھر ملائے۔ یہ وداع

(باقی صفحہ ۶ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ فجزی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیرت انگیز نمایاں پاک اور عظیم الشان انقلابی تبدیلی واقع ہو رہی ہے

وہاں کے نوجوان بوڑھے اور بچے خدمت دین کے جذبہ سے اس قدر سرشار ہو گئے کہ انہیں دیکھنے سے ایمان تازہ ہونے لگا۔

روانگی کے وقت اخلاص کا ایک عجیب سمندر تھا، ان کی آنکھیں پیغام دے رہی تھیں کہ ہم ہر بات یاد رکھیں گے اور اس پر عمل کریں گے

آپ بھی اپنے دلوں کو ٹٹولیں، خدمت دین کیلئے نئی نئی قوتیں مسابقت کی روح کے ساتھ آگے بڑھنے کو تیار ہو رہی ہیں:

میرا فرض ہے کہ میں آپ کو ہر وقت متنبہ کروں وہ بڑا بلند اور پختہ عزم رکھتی ہیں آپ کا ان سے مقابلہ ہونا ہے:

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲۱ اخاء ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم نعمت اللہ صاحب بشارت، رکن صیغہ زود نویسی: ربوہ

(نوٹ: یہ خطبہ جمعہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی:—

"وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (البقرۃ: ۱۱۶)

اور پھر فرمایا:—

"قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے مختلف رنگوں میں مومنوں کو خوشخبریاں دے رہی ہے۔ اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ مشرق و مغرب اللہ ہی کے لئے ہیں۔ پس خواہ تم مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف، تم ہر جگہ وجہ اللہ کو حاصل کر سکتے ہو اللہ وسعت دینے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

وجہ اللہ کے معنی

کئی طرح سے کئے جا سکتے ہیں۔ اس موقع پر میں جو معانی اخذ کر رہا ہوں ان سے مراد رضائے باری تعالیٰ ہے پس ایک معنی اس آیت کریمہ کا یہ بنے گا کہ مشرق اور مغرب دونوں اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور اسی کی ملکیت ہیں۔ پس وہ مومن جو رضائے باری تعالیٰ کے حصول کی خاطر نکلتے ہیں خواہ وہ مشرق کی طرف منہ کریں یا مغرب کی طرف، انہیں دونوں جگہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے مواقع میسر آئیں گے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ اللہ تعالیٰ ان مواقع کو وسعت دیتا چلا جائے گا اور ان لوگوں پر خدمت دین کی نئی نئی راہیں کھولتا چلا جائے گا جو اس نیت سے سفر اختیار کرتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے مواقع تلاش کریں۔

اسی معنی کا دوسرا پہلو یہ بنے گا کہ وہ لوگ جو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر سفر اختیار کرتے ہیں خواہ وہ مشرق کی طرف منہ کریں یا مغرب کی طرف وہ دیکھیں گے کہ انہیں مشرق میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل رہی اور مغرب میں بھی۔ رضائے باری تعالیٰ کوئی محدود چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رضا کو اپنے بندوں کے لئے وسعت دیتا چلا جاتا ہے۔ پس وہ اللہ کی رضا کو نئے نئے رنگ میں ظاہر ہوتا دیکھیں گے اور خدا تعالیٰ اسے وسعت دیتا چلا جائے گا۔ کس حد تک کس کے لئے اور کتنی وسعت دینی ہے ان امور کا فیصلہ فرمانا خدائے علیم کا کام ہے۔ نیت جتنی صاف اور پاک ہوگی، جذبہ جتنا گہرا اور شدید ہوگا، ارادے جتنے بلند ہوں گے۔ علیم خدا انہی کی نسبت سے اپنے

خدمت کرنے والے بندوں

کے لئے مواقع بھی وسیع کرتا چلا جائے گا اور اپنی رضا کے اظہار میں بھی وسعت اختیار فرماتا چلا جائے گا۔

حالیہ سفر جو اسلام کی خدمت کی نیت سے خالصتاً لوجہ اللہ اپنے دل کو صاف اور پاک کرتے ہوئے ہم نے یعنی میں اور میرے ساتھیوں نے اختیار کیا اس میں اس آیت کے یہ دونوں مفہوم ہم پر خوب اچھی طرح روشن ہوئے باوجود اس کے کہ آج کل کے زمانہ میں بکثرت خط و کتابت کے ذریعہ TELE-COMM-UNICATION اور اخبارات کے ذریعہ دنیا کی خبریں ہر جگہ پہنچ رہی ہیں اور باوجود اس کے کہ ان علاقوں میں ہمارے مبلغین اور اگر وہ نہیں تو ایسے احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان علاقوں میں موجود ہیں کہ جو اپنے جائزہ اور مطالعہ کے مطابق مرکز سلسلہ کو ہمیشہ مطلع رکھتے ہیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے خدمت دین کے کون سے مواقع میسر ہیں اس لئے بظاہر تو اس سفر کے ذریعہ کوئی نئی راہیں نظر نہیں آنی چاہئیں کیونکہ ہر جگہ احمدی آنکھ موجود ہے، ہر جگہ نظام جماعت موجود ہے اور ہر احمدی کے ذہن میں جو خدمت دین کا موقع ابھرتا ہے اس کی اطلاع مرکز کو کرتا رہتا ہے لیکن اس کے باوجود قرآن کریم نے جب یہ فرمایا کہ جب بھی تم للہ سفر اختیار کرو گے تو

رضائے باریتعالیٰ کے نئے مواقع

بھی تمہیں میسر آئیں گے اور اللہ ان مواقع میں وسعت دیتا چلا جاتا ہے تو لازماً یہ حقیقت پوری ہونی تھی۔ چنانچہ ہم نے اس سفر میں یہی دیکھا کہ ربوہ میں رہتے ہوئے یا پاکستان میں بیٹھے ہوئے جو باتیں وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتی تھیں کہ اللہ کی خدمت کے یہ نئے رستے ہیں وہ ہم پر کھلتے چلے گئے۔

سنگاپور میں جہاں سے ہم نے سفر کا آغاز کیا وہاں بھی بالکل نئی نئی راہیں سامنے آئیں اور فجی میں بھی جہاں دوسرا قدم رکھا خدا تعالیٰ کے فضل سے نئی نئی راہیں اور مواقع سامنے آئے۔ اور اسی طرح آسٹریلیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت دین کے نئے نئے طریق اور نئے مقامات آنکھوں کے سامنے آئے اور اللہ تعالیٰ نے نئے اسلوب سمجھائے۔ اسی طرح جب ہم سری لنکا پہنچے تو سری لنکا میں بھی خدا تعالیٰ نے خدمت دین کے مواقع میں حیرت انگیز طور پر وسعتیں پیدا فرما دیں۔ پس ہم نے اس پہلو سے بھی اس آیت کو بڑی شان کے ساتھ پورے ہوتے دیکھا اور اس پہلو سے بھی کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا اور فضل، رحم اور پیار کے حیرت انگیز نمونے دکھاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے ان احباب کو بھی جو وہاں موجود تھے اور ہم مسافروں کو بھی غیر معمولی رحمتوں اور فضلوں کے نشان دکھائے پس ہم ان دو معانی میں اس آیت کی

صداقت کا مشاہدہ

کر کے واپس آرہے ہیں۔

یہ بہت بڑی تفصیل ہے اور اس سفر کے دوران جن ممالک کا دورہ کیا گیا ان میں سے صرف ایک ملک کے حالات ہی اگر بیان کئے جائیں تو ایک لمبا مضمون بنتا ہے اس لئے میں نے ذہن میں یہ نقشہ بنایا ہے کہ آج آپ کو فجی سے متعلق کچھ باتیں بتاؤں گا اور وہ بھی چند ایک باتیں ہوں گی ساری تو بہر حال ممکن نہیں۔ بعض تفصیلی پروگرام بھی مختلف اوقات میں بتائے گئے ہیں۔ بعض امور جن کا ان سے تعلق ہے وہ ان کے سامنے کھولے جائیں گے اور اس کے بعض حصے جن کا تعلق عمومی جماعت سے ہے وہ ساری جماعت کے سامنے بیان کئے جائیں گے۔ لیکن بہر حال ایک خطبہ میں تو فجی کے حالات اور وہاں کی مصروفیات پر روشنی ڈالنا بھی ممکن نہیں ہے۔ آپ اس بات سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ فجی میں مختلف ہدایات اور مشوروں اور خطابات کی جو کیسٹیں تیار ہوئی ہیں وہ ۶۶ گھنٹے کی ہیں جب کہ ساری کیسٹیں تو تیار نہیں ہوئیں بہت سی ایسی مصروفیات ہیں جو کیسٹ میں نہیں آئیں۔

پس اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جہاں ۶۶ گھنٹے اہم موضوعات پر گفتگو ہوئی ہو یعنی ایسے امور پر جن میں وہاں کی جماعت کو دلچسپی تھی کہ جماعت کو سمجھائیں وہ ایک یا آدھ گھنٹہ کے خطبہ میں کس طرح بیان ہو سکتی ہیں تاہم میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے احمدی دوستوں۔ بچوں۔ مردوں۔ عورتوں اور بوڑھوں کو بہت اشتیاق ہے کہ میں کچھ باتیں ان کے سامنے بیان کروں۔

اس لئے آج کے خطبہ کے لئے میں نے فجی کو موضوع بنایا ہے یعنی

فجی کا بہت ہی مختصر تعارف

اور بعض اہم باتیں جو ہمیں وہاں پیش آئیں اور ہمارے سامنے ابھریں وہ میں آپ کے سامنے بیان کروں گا۔

فجی ایک چھوٹا سا ملک ہے جو PACIFIC OCEAN یعنی بحرالکاہل کے درمیان واقع ہے اس کے جزائر کی تعداد ۵۰۰ ہے لیکن آبادی اور اقتصادیات کا زیادہ تر انحصار چند جزیروں پر ہے جن میں سے دو بڑے بڑے اور بعض چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں۔

فجی کی آبادی پانچ لاکھ اسی ہزار ہے۔ آخری CENSUS کے مطابق فجی کا کل رقبہ سات ہزار میل ہے اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ ایک چھوٹی سی جگہ ہے ۵ لاکھ ۸۰ ہزار کی آبادی میں سے چائنیز کی تعداد ۵ ہزار کے لگ بھگ ہے اور یورپین کی کچھ اس سے کم اس طرح متفرق اقوام کی تعداد ۱۲ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یورپین میں سے کچھ MIXED RACES (مخلوط نسلیں) ہیں ان کی تعداد کم و بیش دس ہزار کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ باقی آبادی میں معمولی اکثریت ہندوستانیوں کو حاصل ہے یعنی ہندوستانی نژاد جن میں پاکستانی علاقوں کے لوگ بھی شامل ہیں اور تقریباً سے کچھ کم فجین لوگ ہیں۔

فجین کون ہیں ان سے متعلق

مختلف مؤرخین نے

مختلف آراء پیش کی ہیں۔ ان کی تاریخ یقینی تفصیل کے ساتھ محفوظ نہیں ہے بہر حال ماہرین نے مختلف پہلوؤں سے جو اندازے لگائے ہیں اس کے مطابق فجین قوم پولینیشین (POLYNESIAN) اور میلانیشین کے امتزاج سے بنی ہے اور اس پر کچھ NEGROID اثر بھی موجود ہے۔ دو بڑی قومیں ہیں پولینیشین POLYNESIAN قوم PACIFIC کے علاقوں میں آباد ہے۔ پولینیشین POLYNESIAN اور میلانیشین دونوں کا دائرہ زیادہ تر انڈونیشیا سے شروع ہوتا ہے اور پھر آگے فجی تک چلا جاتا ہے۔ ملایا میں بھی یہی نسل آباد ہے۔

یہ لوگ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں اس سے متعلق ماہرین کی مختلف آراء ہیں بعض کہتے ہیں کہ ان کا آغاز عرب سے ہوا۔ بعض کا خیال ہے کہ ہندوستان کے قدیم باشندے یا یوں کہنا چاہیئے کہ مشرق وسطیٰ کے قدیم باشندے جو ARIAN نسل سے تعلق رکھتے ہیں وہ بعد میں آکر پہلے انڈونیشیا میں آباد ہوئے، پھر وہاں سے پھیلنا شروع ہوئے، لیکن جہاں تک فجی کا تعلق ہے اس میں دونوں طرف سے لوگ آئے ہیں مشرق کی طرف سے اور مغرب سے بھی آئے ہیں اور ان کے خون کا امتزاج ہو گیا ہے۔

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے

کہ ان کا ORIGIN یا ان کا آغاز افریقہ سے ہوا تھا اور افریقہ میں بھی وہ خاص طور پر یوگنڈا کے بعض علاقوں کے نام بتاتے ہیں کہ وہ وہی ہمشکل نام ہیں جو یہاں پائے جاتے ہیں لیکن ان سب آراء پر غور کرنے کے بعد آج کل کے محققین جو نتیجہ نکالتے ہیں وہ یہی ہے کہ یہ قوم مختلف قوموں اور مختلف قسم کے خون کے امتزاج سے پیدا ہوئی ہے اور کسی ایک قوم کی طرف اسے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ کچھ کیریکٹر پولینیشین (POLYNESIAN) (بحرالکاہل کے جزیروں میں آباد قومیں) ہیں۔ کچھ میلانیشین ہیں اور غالباً میلانیشین اثر زیادہ ہے۔ خیال یہ ہے کہ پہلے میلانیشین تھے بعد میں POLYNESIAN آگئے اور ان سے ملاوٹ ہوئی اور کچھ NEGROID اثر ہے اس لئے انہیں نہ تو سفیدوں میں شمار کیا جا سکتا ہے نہ کالوں میں نہ زردوں میں ان کے بیچ کی کوئی چیز ہے۔ بال گھنگھریالے۔ رنگ گندمی سے کچھ گہرا اور بعض جگہ کھلتا ہوا دکھائی دیتا ہے، کشادہ سینے۔ قد لمبے۔ بڑی مضبوط قوم ہے اور مزاج کی بھی اچھی ہے۔ اس میں وحشت زیادہ نہیں پائی جاتی اگرچہ پرانے زمانوں میں یہاں آدم خور بھی پائے جاتے تھے۔ تعلیم یافتہ طبقہ بہت

سلجھے ہوئے مزاج

کا ہے۔ ضد اور تعصب نہیں ہے۔ دلائل سن کر فوراً اور بے تکلف تسلیم کرتے ہیں۔

یہ قوم بالعموم پسماندہ ہے اور ان کے بہت سے حصے ابھی تک جنگلی زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ مختلف قبائل میں بٹے ہوئے ہیں لیکن انگریزوں نے انہیں آزاد کرنے سے پہلے ایسی کانسٹی ٹیوشن دے دی کہ جس کے نتیجہ میں ہمیشہ اس بات کی ضمانت ہو کہ زمینوں کی اصل ملکیت بھی فجین کی رہے گی اور حاکم بھی فجین ہی رہیں گے۔ اور کانسٹی ٹیوشن کے مطابق فجین کے حقوق کی غیر معمولی حفاظت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئی ہے۔ اس لئے یہ قوم ان لوگوں کی نظر میں جو یہاں اسلام پھیلانا چاہیں۔ بہت ہی اہم ہے۔

ہندوستانی آبادی کے لوگوں میں اکثریت ہندوؤں کی ہے جن میں ایک حصہ سکھوں کا ہے۔ اور ہندوؤں میں سے سناتن دھرمی زیادہ ہیں اور آریہ نسبتاً کافی کم ہیں اور مسلمانوں کی تعداد کل آبادی کی آٹھ فیصد ہے۔ وہاں کا ماحول تبلیغی نقطہ نگاہ سے بہت بہترین ہے کیونکہ ان میں باہمی محبت اور سلوک پایا جاتا ہے اور ان میں مذہبی اشتعال انگیزیاں اور منافرتیں نہیں ملتیں اور ہندو، سکھ اور مسلمان سارے بڑی محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون سے رہ رہے ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں کی (یورپین میں سے اور فجین میں سے بھی) ایک بہت بڑی تعداد مسلمانوں اور ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ مل جل کر رہ رہی ہے۔

فجینز کے قدیم مذاہب کی شکلیں

کچھ افریقن مذاہب سے ملتی ہیں اور ان میں عمومی طور پر کچھ شرک پایا جاتا ہے جو مذاہب کے بگڑنے کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ وارد ہوا کرتا ہے۔ فجینز (FIJIANS) کا ایک مذہب بیان کرنا ممکن نہیں۔ وہ خدا کے قائل ہیں اور ایک تخلیقی روح کے بھی قائل ہیں۔ اس کے علاوہ قبائل کے اپنے اپنے اولیاء ہیں جنہیں خدا بنا لیا گیا ہے اور انہیں بہت اہمیت حاصل ہے۔ بعض اوقات نیشنل ہیرو کو جسنے کسی زمانہ میں اپنی قوم کی بڑی خدمت کی ہو۔ بہت اونچا مقام دے دیا جاتا ہے۔ جس طرح مردہ پرستی کا رجحان دنیا میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ وہاں بھی پایا جاتا ہے۔ تو وہاں بھی رفتہ رفتہ ان مردوں کو خدا کا مقام دے دیا گیا ہے۔ کوئی مردہ جنگ کے لئے مفید ہے کوئی بارشوں کے لئے اور کوئی کھیتی باڑی میں برکت دینے کے لئے غرض کہ کئی قسم کے توہمات ہیں جس نے قوم کو گھیر رکھا ہے۔

فجین جادوگری کے بہت قائل ہیں اور آج بھی اس قوم میں پرانے زمانہ کی روایات کے مطابق جادوگر موجود ہیں جو برکت دیتے ہیں اور لوگ ان سے مشکلات حل کرواتے ہیں۔ نیز اپنے دشمنوں کے خلاف تعویذ حاصل کرتے ہیں۔ غرضیکہ جہالت کی جتنی باتیں ممکن ہو سکتی ہیں وہ ساری اس قوم میں موجود ہیں۔

اس ملک میں مجھے احمدیوں کی تعداد آٹھ ہزار بتائی گئی لیکن میرے نزدیک اس سے کم ہے۔ چند ہزار کم ہو سکتے ہیں۔ لیکن جو احمدی موجود ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھنے کی غیر معمولی طاقتیں موجود ہیں۔ سب سے اہم بات جو احمدیوں سے متعلق قابلِ ذکر ہے وہ یہ ہے کہ

تربیت حاصل کرنے کا مادہ

بہت پایا جاتا ہے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو اس وقت ان کی کیفیت بالکل مختلف تھی اور وہاں بہت جلدی یہ محسوس ہوا کہ باوجود اس کے کہ وہاں ایک لمبے عرصہ سے مبلغین موجود رہے ہیں۔ لیکن نظام جماعت کو سمجھانے کے سلسلہ میں بہت ہی معمولی کام ہوا ہے اور اکثر شکایتیں جو فجی کی جماعت کے بعض دوستوں سے متعلق یہاں آیا کرتی تھیں ان کی بنیادی وجہ ان کے ایمان کی کمزوری نہیں بلکہ نظام جماعت سے لاعلمی ہے اور یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ مبلغین نے یہ محنت اور کوشش ہی نہیں کی کہ انہیں نظام جماعت سے متعلق کچھ باتیں بتائیں۔ اس میں بعض صورتوں میں ان کا قصور نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی توجہ جاتے ہی زیادہ تر تبلیغی کاموں میں لگ جاتی ہے اور ربوہ یا قادیان کے تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے ان کے احساس کا معیار بڑا بلند ہو چکا ہوتا ہے۔ ان کے دماغ میں نظام جماعت اس طرح رچ چکا ہوتا ہے کہ اس کے خلاف معمولی سی بات سے وہ مشتعل ہو جاتے ہیں۔ گھبرا جاتے ہیں اور پریشان ہو جاتے ہیں لیکن ہمارے مبلغین نے یہ نہیں سوچا (ان کی غیرت نظام جماعت کے لئے تو اپنی جگہ ٹھیک ہے) کہ فجین کے متعلق یہ تو معلوم کر لیں کہ انہیں نظام جماعت کا علم بھی ہے کہ نہیں جو ان سے یہ توقع رکھنا کہ جس طرح قادیان کے تربیت یافتہ اور قدیمی بزرگوں کے پالے ہوئے لوگ ہیں ویسے ہی وہ بھی نمونہ دکھائیں گے۔ جب تک انہیں بتائیں گے نہیں کیسے دکھائیں گے۔ صرف میرا ہی یہ تاثر نہیں تھا بلکہ میرے سارے ساتھیوں کا بھی یہی تاثر تھا کہ اکثر شکایتیں ان کی ناسمجھی اور لاعلمی کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہیں۔

چنانچہ جب ہم نے ان سے اس موضوع پر گفتگو شروع کی اور ساری شکایات سنیں۔ حالات کا تجزیہ کیا۔ تو انہیں اس معاملہ میں بالکل بے قصور پایا۔ انہوں نے اپنے اندر حیرت انگیز طور پر تبدیلی پیدا کی اور اخلاص میں اس تیزی کے ساتھ ترقی کی کہ جسے الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔

ان کی قربانیت کا جذبہ

کسی پہلو سے بھی پاکستان کے مخلص احمدیوں سے کم نہیں ہے۔ ان میں خدمت کی روح نہ صرف موجود ہے بلکہ جب ہم نے اسے چھیڑا تو یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ چھلک چھلک کر کناروں سے باہر نکل رہی ہے۔ وہ لوگ تبلیغ کے لئے مستعد ہیں اور خدا کی خاطر ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ شروع شروع میں اس قدر بے اعتنائی کا رنگ تھا اور ان کی آنکھوں میں ناواقفیت کی وجہ سے جو ایک اجنبیت سی پائی جاتی تھی۔ چند دن کے بعد ہی جب ہم واپس آئے ہیں تو ان میں گہری محبت نے جگہ لے لی اور ان کی آنکھوں اداؤں اور چہروں کے آثار میں نہایت گہرا خلوص نظر آنے لگا اور ان کی پیشانیوں سے پختہ ارادے ظاہر ہونے لگے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ ان کی نمازیں جو پہلے خشک تھیں پھر تر ہونے لگیں اور بکثرت ایسے احمدی دیکھے جو پہلے ہمارے ساتھ ایک ہلکی سی ناواقفیت سے نماز پڑھتے تھے۔ پھر ان کی کیفیت میں ایسی گہری تبدیلی پیدا ہو گئی کہ ان کی سجدگاہیں آنسوؤں سے بھیگ جاتی تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہیں عشق کی حد تک

بڑی گہری محبت ہے

اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ جب ہم نے انہیں قریب سے دیکھ کر ان کی تربیت شروع کی تو چند دنوں کے اندر اندر ہی یوں معلوم ہوتا تھا کہ ایک نئی قوم وجود میں آ گئی ہے۔

چنانچہ جب یہاں سے اوکاڑہ کے ناصر احمد شہید کی خبر وہاں پہنچی تو ان لوگوں کی جو کیفیت تھی وہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا اور ان کے امیر نے الوداع کے وقت جو آخری تقریر کی اس میں اس بات کا بھی ذکر تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس جماعت نے جو اثر قبول کیا ہے اس کا وہ اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی موقعوں پر انہوں نے یہ بیان کیا کہ ہم غفلت کی حالت میں رہے ہیں جس کے لئے ہم کثرت سے استغفار کر رہے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری گزشتہ غفلتیں معاف فرمائے اور ہم نے جو نئی زندگی حاصل کی ہے نیا جنم لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں ہمیں بیش از بیش ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔

انہوں نے مجھ سے کہا کہ اب تو جو ہماری کیفیت ہے۔ اسے ہم الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔ ہمارا

ایک نیا وجود ابھر آیا ہے

اور آج ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ احمدیت کیا ہے۔ اور اس علم کے بعد اب ہمارے جذبات یہ ہیں کہ ہمارا بچہ بچہ ہماری عورتیں ہمارے بوڑھے ہمارے جوان شہادت کے لئے بخوشی تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم مبالغہ نہیں کر رہے ہم یقین دلاتے ہیں کہ اسلام کی خاطر ہم سب کی جانیں حاضر ہیں۔ اگر وہ بکریوں کی طرح ذبح کی جائیں تب بھی ہمیں کچھ بھی پرواہ نہیں ہوگی۔ ہمارے اموال ہماری عزتیں حاضر ہیں اور اس یقین کے ساتھ آپ واپس لوٹیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کی جس راہ پر بھی آپ بلائیں گے ہم حاضر ہوں گے۔

ایسا روح پرور وہ نظارہ تھا کہ اگرچہ میرا دل پہلے بھی ان کی زبان سمجھ رہا تھا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے لیکن جب الفاظ میں انہوں نے بیان کیا تو میری توجہ اس واقعہ کی طرف پھر گئی جو عظمت میں اس سے بہت بلند ہے۔ لیکن دراصل اسی کے صدقے اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔

جنگِ بدر کا وہ منظر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلاموں سے پوچھا تھا کہ مجھے مشورہ دو، یہ ایک لمبا واقعہ ہے جو بار بار آپ سن چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی اس کا مزہ آتا ہی رہتا ہے۔ اس کا باقی متعلقہ حصہ یہ ہے کہ جب انصار نہیں بولے اور پھر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار پوچھا کہ مجھے مشورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو تو تب انصار کے ایک نمائندہ نے کہا یا رسول اللہ شاید آپ کی مراد یہ ہے کہ جب آپ ابتداء میں تشریف لائے تو اس وقت ہم نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ مدینہ کے اندر تو ہم آپ کے ساتھ لڑیں گے لیکن مدینہ سے باہر نکل کر نہیں لڑیں گے۔ شاید اس معاہدہ کی طرف حضور کی توجہ منتقل ہوئی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ اس وقت تک ہم آپ کی ذات اور مرتبہ کو پہچانتے ہی نہ تھے، اس وقت ہم اسلام سے ناواقف تھے، اب تو ہماری کیفیت یہ ہے کہ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے، آپ کے پیچھے بھی لڑیں گے، آپ کے دائیں بھی لڑیں گے، آپ کے بائیں بھی لڑیں گے اور ممکن نہیں کہ کوئی ہاتھ کوئی وجود کوئی جسم آپ تک پہنچ سکے۔ جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ آئے۔

یہ ایک

بہت ہی عظیم الشان واقعہ

ہے اور ایسا پیارا جواب ہے کہ تاریخ عالم میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اسی نوعیت کے چھوٹے چھوٹے واقعات ان عظیم واقعات کی برکت سے پیدا ہو رہے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے سچے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعارف جب پوری شان کے ساتھ کسی قوم کے ساتھ ہو تو پھر ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں۔

پس وہ لوگ بھی جبیبہ بیان کر رہے تھے تو وہ میری نظر میں ایسا ہی مقام رکھتے تھے کہ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیثیت اور مرتبہ پوری طرح روشن نہ تھا، احمدی ہونے کے باوجود بھی مقام مسیحیت ان پر پوری طرح روشن نہیں تھا اور وہ احمدیت کی روح کو اچھی طرح نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ جب ان پر یہ روشن ہوا تو یہ قربانی کا جذبہ ایک طبعی امر اور قدرتی چیز تھی جس نے ظاہر ہونا ہی ہوتا تھا ایک قانون تھا جسے کوئی بدل نہیں سکتا۔

پس

سب سے بڑا پھل

جو لے کر ہم لوٹے ہیں۔ جس سے دل کناروں تک اللہ تعالےٰ سے راضی ہے وہ یہی ہے کہ جماعت احمدیہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک حیرت انگیز نمایاں، پاک اور عظیم الشان انقلابی تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ اور وہاں کے نوجوان، بوڑھے اور بچے خدمت دین کے جذبہ سے اس قدر سرشار ہوئے کہ انہیں دیکھنے سے ایمان تازہ ہونے لگا۔ چنانچہ جب ہم سفر سے روانہ ہوئے تو اس وقت جوان کے دلوں کی کیفیت تھی حقیقت ہے کہ وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ اخلاص کا ایک عجیب سمندر تھا اور ان کی آنکھیں یہ پیغام دے رہی تھیں کہ ہم ہر وہ بات یاد رکھیں گے جو آپ نے ہمیں کہی ہم اپنے تصور میں بھی یاد رکھیں گے، اپنے دل میں بھی یاد رکھیں گے، اپنے عمل میں بھی یاد رکھیں گے اور انشاء اللہ تعالےٰ آپ کو ہمیشہ ہم سے اچھی خبریں آئیں گی۔

جب ہم آسٹریلیا پہنچے تو فجی کے ایک نوجوان جن کی معمولی اقتصادی حالت تھی اور انہیں اتنی توفیق نہیں تھی کہ وہ کرایوں میں اتنی رقمیں خرچ کریں وہ ہمارے پیچھے پیچھے آسٹریلیا پہنچ گئے۔ جب پوچھا کہ آپ کس طرح آئے تو انہوں نے کہا کہ میرا دل اس قدر بے قرار ہو گیا تھا کہ برداشت نہیں ہو رہا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ خواہ کچھ بھی ہو آسٹریلیا پہنچ جاؤں اس طرح کچھ اور ساتھ رہنے کا موقع مل جائے گا۔ وہاں وہ مکمل طور پر نہ صرف ساتھ رہے بلکہ خدمت کا اس قدر شوق تھا کہ مقامی خدام سے بھی منت کر کے اور مانگ کر وقت لے لیا تھا اور پھر دوبارہ والنٹیر میں شامل ہو گئے اور وہاں انہوں نے بڑی حکمت اور محبت سے دن رات جماعت کی خدمت کی۔

پس یہ وہ کیفیات ہیں جن کا بیان کرنا بھی ممکن نہیں اور ان کا شکر ادا کرنا بھی ناممکن ہے۔ میں یہ باتیں آپ کو اس لئے بتا رہا ہوں کہ آپ بھی خاص طور پر اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور توجہ کریں۔ خدمت دین کے لئے نئی نئی قومیں آگے بڑھنے کو تیار ہو رہی ہیں اور بڑا بلند اور پختہ عزم رکھتی ہیں۔ اب

آپ کا ان سے مقابلہ ہونا ہے

اس لئے باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ پاکستان خدا کے فضل سے بڑی مخلص ہے اور اخلاص میں مزید ترقی کر رہی ہے میرا یہ فرض ہے کہ میں آپ کو بروقت متنبہ کر دوں کہ آپ لاعلمی میں نہ بیٹھے رہیں کہ بعض دور کی جماعتوں سے آپ کا مقابلہ ہے جن کی تربیت نہیں ہے۔ اچھی تربیت نہ ہونے کے باوجود اب وہ اس بات کے لئے تیار کھڑی ہیں کہ پورے زور سے آپ کے ساتھ دوڑیں اور فاستبقوا الخیرات کی دوڑ میں حصہ لیں اور ساتھ ہی دعاؤں کی طرف بھی توجہ کریں کیونکہ اس عظیم الشان کام کے لئے جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے دعاؤں کی بے انتہا ضرورت ہے۔ یہ تو طویل داستان ہے میں نے سوچا ہے کہ باقی حصہ انشاء اللہ تعالےٰ اجتماع پر بیان کروں گا۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا فجی کی باتیں بھی ایک آدھ گھنٹہ میں بیان کرنی ناممکن ہے۔ آج انشاء اللہ اجتماع ہوگا۔ نمازیں جمع ہوں گی اور اس کے بعد ہم ساڑھے تین بجے مقام اجتماع میں اکٹھے ہوں گے۔ فجی کے مضمون کا بقیہ دوسرا حصہ میں وہاں بیان کروں گا۔ اس وقت تو میں صرف دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ دعاؤں کی شدید ضرورت ہے کیونکہ جیسا کہ ہمارے سفر کے ایک ساتھی چوہدری انور حسین صاحب نے واپس آکر تبصرہ کیا بالکل وہی کیفیت میں اپنے دل کی پاتا ہوں۔ انہوں نے اپنے ایک دوست سے کہا کہ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ ہم ذمہ داریوں کے پہاڑ لے کر واپس لوٹے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک ایک ملک میں جو خدمت کے نئے مواقع میسر آئے ہیں وہ بہت وسیع ہیں اور ذمہ داریاں بہت بوجھل محسوس ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ اس چھوٹے سے سفر سے ہم ذمہ داریوں کے پہاڑ سمیٹ کر واپس آئے ہیں پہاڑ کا بوجھ اٹھانا تو ہمارے بس کا کام نہیں اللہ تعالےٰ کی رحمت ہی ہے جو فضل فرمائے اور ہمیں ذمہ داریوں سے نبرد آزما ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

پس خاص طور پر یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ بیرونی احباب جماعت کے اخلاص کو بھی بڑھائے اور ہمیں بھی کسی صورت میں ان سے پیچھے نہ رہنے دے، ان کے اخلاص کو بھی دوام بخشے اور ہمارے اخلاص کو بھی دوام بخشے، باہر والے احمدیوں کا بھی ہر قدم ترقی کی طرف جاری رہے اور ہمارا ہر قدم بھی ہمیشہ ترقی کی طرف جاری رہے۔

اللہ تعالےٰ اپنی رحمت اور فضل کا سلوک فرماتے ہوئے ہماری کمزوریوں سے پردہ پوشی فرمائے، ہماری غفلتوں سے درگذر فرمائے اور ہماری طاقتوں کو بڑھاتا چلا جائے اور اپنے فضلوں کو اس کے مقابل پر اتنا زیادہ بڑھا دے کہ ہماری کوششوں کا نتیجہ میں کچھ بھی دخل نظر نہ آئے بلکہ یوں محسوس ہو کہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جو پورا ہوتا نظر آ رہا ہے۔

دعا کا یہ حصہ خاص طور پر قابل توجہ ہے اس لئے میں اس مضمون کو ذرا سا کھول کر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ انسان کی کوششیں جتنی بھی بڑھ جائیں حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے سوا ان کو پھل نہیں لگ سکتے اور جہاں تک خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کا تعلق ہے وہاں یہ حقیقت اور بھی زیادہ قطعی طور پر ہمارے سامنے آتی ہے۔ اور

امر واقعہ یہ ہے

کہ دنیا کی کوششوں میں تو کوشش اور پھل میں ایک نسبت ہوتی ہے مگر دین کی خدمت میں اگر آپ بنظر غائر دیکھیں تو حقیقتاً کوئی بھی نسبت نظر نہیں آتی۔ اس لئے کوششوں پر انحصار کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ ہاں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہماری استطاعت کے مطابق ہمیں کوششوں کی ضرور توفیق عطا فرمائے تاکہ ہمارے دل بھی راضی ہوں کہ ہم نے خدا کی خاطر کچھ کیا ہے اور جتنی توفیق تھی اتنا ضرور کر دیا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اگر خدا تعالےٰ صرف ہماری کوششوں کا ہی پھل عطا کرے گا تو ہم دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ خواہ ان کوششوں کو کتنی ہی وسعت مل چکی ہو کام اتنے عظیم الشان اور اتنے وسیع ہیں اور بظاہر ایسے ناممکن نظر آتے ہیں کہ آپ میں سے ہر بچہ، ہر مرد، اور ہر عورت اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں جھونک دے تب بھی وہ انقلاب ممکن نہیں جو ہم برپا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اللہ کا فضل ہی ہے جو سب کچھ کریگا۔

پس یہ دعا کریں کہ اے خدا تو ہمیں تسکین قلب کی خاطر توفیق عطا فرما کہ ہم سب کچھ تیری راہ میں ڈال دیں لیکن جو نتیجہ پیدا فرما وہ اپنے فضل کا نتیجہ پیدا فرما گویا ہماری کوششوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں جو کچھ ملے خالصتاً تیری رحمت اور تیرے فضل کے نتیجہ میں ملے۔

پس یہ وہ دعا ہے جس کی طرف میں جماعت کو مختصراً توجہ دلاتا ہوں اس دعا کے نتیجہ میں ایک تو دل فوراً صاف ہوتا رہے گا اور کسی قسم کا تکبر پیدا نہیں ہوگا اور جب بھی خدا تعالےٰ فضل فرمائے گا اس وقت حمد کی طرف ہی توجہ مائل ہوگی انابت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طرف توجہ مائل نہیں ہوگی۔ اس لئے اس دعا سے ہماری بڑی گہری تربیت ہوگی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ یہی اصل دعا ہے جو کرنی چاہیئے۔

میں امید کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ آپ ان دعاؤں میں درد بھی پیدا کریں گے صرف منہ سے نکلی ہوئی دعائیں نہ ہوں بلکہ دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دعائیں ہوں پیار سے نکلی ہوئی دعائیں ہوں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا بڑی تیزی سے ہلاکت کی طرف جا رہی ہے اگر ہم نے اپنی دعاؤں میں جان پیدا نہ کی، اللہ تعالےٰ کی محبت کے نتیجہ میں یہ دعائیں نہ نکلیں تو پھر اس دنیا کو ہلاکت سے بچانے والا کوئی نہیں۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ اپنے اندر یہ تبدیلیاں پیدا کریں۔ دعا وہ کریں جو دل کی گہرائی سے نکلے صرف ہونٹوں سے نہ نکل رہی ہو دعا کی ایسی کیفیت پیدا کرلیں کہ جس کے نتیجہ میں آپ کے جذبات ہی دعا بن چکے ہوں۔ آپ کے دل میں جو اللہ کا پیار ہو وہ ہر وقت دعا بنا رہے اور بھاپ کی طرح اڑتا رہے جس طرح سمندروں سے بخارات از خود اٹھتے رہتے ہیں ویسی کیفیتیں پیدا کرلیں کہ سوتے ہوئے بھی اور جاگتے ہوئے بھی دعا بلند ہو رہی ہو اور توجہ کا مرکز ہی دعا بن جائے۔ اگر ہم ایسا کرسکیں اور خدا کرے کہ ہم ایسا کرسکیں تو یہ ذمہ داریوں کے جتنے بھی پہاڑ ہم اٹھا کر لائے ہیں آپ دیکھیں گے اور آپ کو ایک عجیب انقلاب نظر آئے گا اور یوں معلوم ہوگا کہ یہ پہاڑ نہیں بلکہ رائی کے دانے تھے جن کا کوئی بھی بوجھ باقی نہیں رہا اور سارے معاملات اس آسانی سے حل ہونے شروع ہو جائیں گے کہ حیرت ہوگی کہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے ہم سے اتنے عظیم الشان کام لے لئے۔ پس دعا ہی ہے جو یہ انقلاب برپا کرے گی۔ اللہ تعالےٰ ہمیں دعا کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:-

ایک دعا کا اعلان

کرنا ہے مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی جو امریکہ میں بہت دیر تک خدمت دین کی توفیق پاتے رہے ان کی آنکھوں کی بینائی پر اثر پڑ گیا تھا۔ وہاں ان کا اپریشن ہوا جب یہاں واپس بلایا گیا تو ایک آنکھ میں کوئی نقص تھا۔ اس کے اپریشن کے لئے چند دن ہوئے آپ راولپنڈی گئے تھے وہاں سے رات فون پر اطلاع ملی ہے کہ اپریشن سے کچھ عرصہ پہلے ہی دل کا دورہ ہوا۔ چنانچہ اب وہ انٹینسو کیئر (INTENSIVE CARE) کے وارڈ میں ہیں اور ابھی جمعہ پر آنے سے پہلے بہت پریشانی کا فون آیا تھا کہ ڈاکٹر پریشان ہیں اور ابھی تک حالت سنبھلی نہیں۔ احباب جماعت خاص طور پر میاں محمد ابراہیم صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں۔

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کی قیمت میں اضافہ

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ 'خالد' اور ماہنامہ 'تشحیذ الاذہان' کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور قائدین اضلاع و علاقہ کی میٹنگ میں یہ امر پیش ہوا کہ موجودہ مہنگائی کے پیش نظر ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان (جو کئی سالوں سے زیر بار چلے آرہے ہیں) کی مالی حالت کو خسارے سے بچایا جائے۔ سو یہ فیصلہ کیا گیا کہ رسائل پر جو کم سے کم لاگت، سالانہ آتی ہے اس کے مطابق ان کا چندہ مقرر ہونا چاہیئے۔ اس میٹنگ کی سفارش کے مطابق محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے یکم جنوری ۱۹۸۴ء سے ماہنامہ خالد کی سالانہ قیمت پچیس ۲۵ روپے اور ماہوار قیمت دو روپے پچاس پیسے اور تشحیذ کی سالانہ قیمت بیس ۲۰ روپے اور ماہوار قیمت دو روپے فی پرچہ مقرر فرمائی ہے۔ اسی طرح اشتہارات کا ریٹ چار صد روپے فی صفحہ ماہوار اور سالانہ نمبر کا پانچ صد روپے فی صفحہ ہوگا۔

امید ہے خریداران و ایجنٹ صاحبان اس اضافہ پر ہمارے ساتھ حسب سابق تعاون جاری رکھیں گے تاکہ یہ رسائل اپنا بوجھ خود اٹھا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قائدین مجالس و اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں اس کی نئی قیمت کی اطلاع کرکے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ ربوہ)

(بقیہ خطاب)

وصل کی کیفیت خدا تعالےٰ کی خاطر ہے۔ اس کیفیت کو غالب نے خوب بیان کیا ہے ؎

وداع و وصل جداگانہ لذتے دارد
ہزار بار برو صد ہزار بار بیا

حضور نے فرمایا اے میرے پیارے احمدیو! آپ ہزار مرتبہ جائیں اور دس ہزار مرتبہ واپس آئیں۔ بار بار ہمارے سینوں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے درود بلند ہوں اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا جائے اور ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔

حضور نے فرمایا اپنے دشمنوں کے لئے بھی دعائیں کریں جو آپ سے عناد رکھتے ہیں۔ اللہ انہیں بھی اپنی ناراضگی کی راہوں پر نہ چلائے۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی اور پانچ بج کر سولہ منٹ پر خدا حافظ۔ فی امان اللہ۔ السلام علیکم کہہ کر رخصت ہوئے۔ اس طرح سے یہ بابرکت جلسہ اپنی بھرپور کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد مبارک

معاونین رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے لئے بشارت

"..... اس وقت کوئی خدمت کروگے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دوگے اور تمہاری عمریں زیادہ ہونگی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی .... سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالےٰ آپ تمہارے دلوں میں القاء کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔"

(الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۳ء)

کیا آپ معاون خاص بن کر اس بشارت سے حصہ لے چکے ہیں؟

سالانہ چندہ خریداری پچاس روپے۔ معاونین خصوصی سے پانچ صد روپے سالانہ

ملنے کا پتہ:- مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز ربوہ

چندہ اشاعت لٹریچر مجالس انصار اللہ

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر مجلس شوریٰ نے چندہ اشاعت لٹریچر کی شرح "کم از کم ایک روپیہ فی رکن سالانہ" کی بجائے "کم از کم تین روپے فی رکن سالانہ" کی تجویز پاس کرکے بغرض منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کی تھی جسے حضور نے منظور فرمالیا ہے۔ تمام مجالس نوٹ فرمالیں کہ تشخیص بجٹ میں اشاعت لٹریچر کا چندہ کم از کم -/۳ روپے فی رکن سالانہ ہو۔ صاحب استطاعت احباب اپنی حیثیت کے مطابق بجٹ میں چندہ اشاعت لٹریچر درج کرائیں اور اسی کے مطابق ادائیگی فرمائیں۔

(قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان نکاح و رخصتانہ

۱۰ دسمبر بروز ہفتہ مربی حلقہ مرید کے ضلع شیخوپورہ میاں نصیر احمد شاہد صاحب نے عزیزہ مکرمہ عذرا قریشی صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد یوسف زعیم صاحب انصار اللہ کوٹ عبدالمالک کا نکاح مکرم محفوظ احمد چشتی صاحب ابن مکرم محمد شریف چشتی صاحب بھاکا بھٹیاں تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے بعوض پانچ ہزار حق مہر پڑھا۔ رخصتی پر مربی نصیر احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(سید عبدالغفور حاذق جنرل سیکرٹری کوٹ عبدالمالک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو الشافی
عورتوں اور بچوں کے امراض کیلئے
المبارکہ میٹرنٹی ہوم اینڈ کلینک
"المبارکہ" ڈگری کالج روڈ
دارالعلوم غربی ربوہ
گھر پر یا میٹرنٹی ہوم میں
چوبیس گھنٹے سروس میسر ہے

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
اب ہمارے ہاں سے قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن، تحدیث نعمت، انسان کامل سنگم، کشتی نوح بھی مل سکتی ہے۔
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور فون: ۶۳۸۴۹ فون گھر: ۶۷۴۴۸
ملک عبداللطیف شکوہی

جدید فیشن کے مطابق
- سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
- چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
فون ۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم
لاہور

سوزوکی سروس ڈیلرز
ناغہ: بروز اتوار
مینی موٹرز ورکشاپ
سندھ انجینئرنگ لمیٹڈ گلبرگ ۳ لاہور فون ۸۸۲۴۰۴
(جاپانی گاڑیوں کے ماہر)

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
ھو الناصر
کراچی میں
معیاری سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
فون نمبر ۶۱۷۰۶۹
۱۶ - خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری، شمالی ناظم آباد
کراچی

ضرورت برائے سٹاف

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:

۱۔ شفٹ انجینئر ——— ڈپلومہ انجینئر کو ترجیح دی جائے گی۔
کم سے کم ۵ سال شفٹ کنٹرول کرنے اور مینٹیننس کا تجربہ رکھتا ہو۔
عمر تیس ۳۰ سال سے کم نہ ہو

۲۔ فورمین ——— مکینیکل کا تجربہ رکھتا ہو۔
امیدوار میں اتنی قابلیت ہونی چاہیئے کہ خودکار مشینوں کی مرمت اور دیکھ بھال کر سکے۔

۳۔ مشین اپریٹر و فٹر ——— ڈپلومہ ہولڈر کو ترجیح دی جائے گی۔

(۱) تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔
(۲) لیبر قوانین کے تحت تمام مراعات حاصل ہوں گی۔
(۳) قابل امیدواروں کے لئے ترقی کے روشن امکانات ہیں۔
(۴) سنگل رہائش کی سہولت ہو گی۔
(۵) فورمین کی پوسٹ کے لئے فیملی کوارٹر دیا جاسکتا ہے۔
(۶) تمام امیدواروں میں ورکرز سے کام لینے کی صلاحیت ہونی چاہیئے۔
(۷) درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ
پوسٹ بکس نمبر ۱۸ جی ٹی روڈ جہلم

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
ہو الشافی
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
پُرامید و احد علاجگاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲۰

خوبصورت اور مضبوط دانت

- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈینٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۴

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے شیرا آپٹیکل سروس

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

آپ کا اپنا قابل اعتماد ادارہ

مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر ربوہ

ہر قسم کی سکنی جائیداد پلاٹس و مکانات کی خرید و فروخت کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں۔ پروپرائیٹر:

خواجہ عبدالمومن۔ مومن کلاتھ ہاؤس و مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر

گولبازار ربوہ — فون ۵۱۷

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیل، چیل

پرٹیکل

کیلئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳ فیروز پور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

فون ۴۱۰۶۱۷

برگھر میں ہر وقت رکھنے کی لاجواب دوا، بینظیر تحفہ

مفید معدہ

ملنے کا پتہ: دارالعلاج رحمت بازار ربوہ

رہائشی منصوبہ

مجید ہاؤن نزد مسجد اقصیٰ ربوہ

- باقاعدہ منظور شدہ
- ہر نقص سے پاک

چوہدری عبدالمجید ورائچ ایڈووکیٹ فیکٹری ایریا ربوہ

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کیلئے

• ہر قسم کا دعوتی سامان •

رعایتی کرایہ پر

شامیانے — قناتیں — کرسیاں — کراکری

نیا سامان — مناسب کرایہ — بہتر خدمت

سادات ٹینٹ سروس

سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

سونے چاندی کے زیورات جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لئے

فینسی گولڈ سمتھ

گولبازار - ربوہ

پروپرائٹر لطیف احمد راجپوت۔ فون: 589

وکلاء حضرات متوجہ ہوں

اس سال ہم نے قانونی کتب کی بائنڈنگ کیلئے امپورٹڈ میٹریل کا انتظام کیا ہے۔ اپنی قیمتی کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ کمپنی ہذا کی رسید لئے بغیر کسی سے لین دین نہ کریں۔ بصورت دیگر کمپنی ذمہ دار نہ ہوگی۔ نیز ہمارے ہاں گولڈن چھپائی کا معقول انتظام ہے۔

شیخ غلام نبی اینڈ کو بنگالی گلی نمبر 7 مکان نمبر 1/6 لاہور۔ ٹیلیفون 67409

ہومیو پیتھک و بایو کیمک ادویات

معیاری مدر ٹنکچرز و پوٹینسیاں

۶ - ۳۰ - ۲۰۰ - ۱۰۰۰ - ۱۰،۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک۔ جرمنی سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں، ٹکیاں اور ہومیو پیتھک و بایو کیمک کتب پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

فائن سٹیل جہیز شاپ

ہمارے ہاں ہر قسم کی کراکری مثلاً سٹین لیس سٹیل۔ چائے ڈنر سیٹ۔ ایچی کیس۔ بریف کیس۔ پیڈسٹل فین۔ ایرانی ڈنر سیٹ سلائی مشین۔ واشنگ مشین اور ہر قسم کا پلاسٹک کا سامان اور کچن کی اشیاء دستیاب ہیں۔

جہیز کا سامان ۲۰۰/- روپے ماہوار کی اقساط پر دیا جا سکتا ہے۔

خان کراکری سٹور میاں شاپنگ سنٹر

گلبرگ لاہور

فون: 87703

شوروم: 69/A مین بازار، کینال پارک گلبرگ لاہور

ھُوَ النَّاصِر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

ایئر کنڈیشنڈ

فون: ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل

کریم آباد (چورنگی) کراچی

پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں

یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں

انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس

اقصیٰ چوک ربوہ پروپرائٹر: اعجاز احمد

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ — چوک کسیرہ ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے:

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب: